42574 ـ قبلہ رخ ميں غلطى

سوال

ميرے ايك پڑوسى نے مجھے بتايا كہ ميں جس طرف رخ كر كے نماز ادا كرتى ہوں وہ صحيح نہيں، اور قريبى مسجد كے قبلہ رخ كى سمت كے مطابق نہيں ہے، اس بنا پر ميں نے كچھ ماہ تك رخ تبديل كيے ركھا، جس ميں پچھلا رمضان بھى شامل ہے، پھر يہ واضح ہوا كہ پہلى سمت ہى صحيح تھى، چنانچہ غلط سمت كى جانب رخ كر كے ادا كردہ نمازوں كا حكم كيا ہے ؟
برائے مہربانى جواب دے كر مشكور ہوں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

نماز ميں استقبال قبلہ نماز كے صحيح ہونے كى شروط ميں شامل ہے، اس ليے ہر نمازى كو اپنى نماز قبلہ رخ ہو كر ادا كرنى چاہيے، يا تو علامات، يا پھر آلات وغيرہ كے ساتھ سمت صحيح كرنے كى كوشش كرنى چاہيے، اگر ايسا ممكن ہو، يا پھر وہاں كے بسنے والوں ميں سے قبلہ كى سمت كا علم ركھنے والوں سے معلوم كر كے.

آپ نے جو حالت بيان كى ہے، اس ميں غالبا يہى معلوم ہوتا ہے كہ سمت ميں تھوڑا سا فرق تھا، اور يہ تھوڑا سا انحراف ايسا ہے جس ميں عام طور پر كسى جگہ بسنے والوں ميں تردد ہو جاتا ہے؛ وہ اس طرح كہ دو جہتوں ميں فرق كى طرف انسان متنبہ نہيں ہوتا.

چنانچہ اگر تو معاملہ ايسا ہى ہے يعنى قبلہ كى سمت سے قليل سا انحراف تھا تو اس ميں كوئى نقصان نہيں، اور اس سے نماز باطل نہيں ہوتى كيونكہ كعبہ سے دور بسنے والوں كے ليے اس كى جہت كى طرف رخ كرنا واجب ہے، اور ان كے ليے يہ شرط نہيں كہ وہ بعينہ ہى كعبہ كى طرف رخ كريں، اس كى دليل ترمذى اور ابن ماجہ كى درج ذيل حديث ہے:

ابو ہريرہ رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں كہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" مشرق و مغرب كے مابين قبلہ ہے "

سنن ترمذى حديث نمبر (342) سنن ابن ماجہ حديث نمبر (1011) علامہ البانى رحمہ اللہ تعالى نے الاراوء الغليل ميں

اسے صحیح قرار دیا ہے.

سبل السلام میں صنعانی رحمہ اللہ اس کی شرح کرتے ہوئے کہتے ہیں:

" یہ حدیث جہت اور سمت کی طرف رخ کرنے کے وجوب کی دلیل ہے نہ کہ بعنیہ کعبہ کی طرف رخ کرنے میں معذور شخص پر بعنیہ کعبہ کی طرف رخ کرنے پر.

دیکھیں: سبل السلام (1 / 260).

اور یہ حدیث بھی دلیل ہے:

ابو ایوب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم پیشاب یا پاخانہ کرنے جاؤ تو قبلہ رخ نہ بیٹھو، اور نہ ہی قبلہ کی طرف پیٹھ کرو، لیکن مشرق یا مغرب کی طرف رخ کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (144) صحیح مسلم حدیث نمبر (264).

شیخ الاسلام رحمہ اللہ " العمدہ کی شرح " میں لکھتے ہیں:

(یہ اس بات کا بیان ہے کہ مشرق اور مغرب کے علاوہ کسی اور طرف رخ کرنے میں قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا ہے.

اور یہ اہل مدینہ اور ان کی سمت میں بسنے والوں کو خطاب ہے... کیونکہ یہ صحابہ کرام کا اجماع ہے؛ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا ہے: مشرق اور مغرب کے مابین قبلہ ہے، صرف بیت اللہ کے پاس نہیں...

اور عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں:

" آدمی نماز کس طرح غلط پڑھ سکتا ہے، حالانکہ مشرق و مغرب کے مابین قبلہ ہے، جب کہ وہ عمدا مشرق کو تلاش کرنے کی کوشش ہی نہ کرے "

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(اس سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ معاملہ میں وسعت ہے، چنانچہ اگر ہم دیکھیں کہ کوئی شخص قبلہ کی سمت سے قلیل سا انحراف کر کے نماز ادا کر رہا ہے تو یہ نقصان دہ نہیں، کیونکہ وہ جہت اور سمت کی طرف متجہ ہے

اور یہی فرض ہے).

دیکھیں: الشرح الممتع (2 / 273).

لیکن اگر کعبہ کی جہت سے انحراف زیادہ ہو؛ اس طرح کہ آپ کی نماز قبلہ کی جہت کے علاوہ کسی اور جانب ہو مثلا مشرق کی جانب اور قبلہ مغرب کی طرف ہے یا شمال میں، چنانچہ جب انسان کے عمل کی بنا کسی ایسے شخص کے قول پر ہو جو نماز کے معاملے کو زیادہ اہتمام کے ساتھ جانتا ہے، اور اسے نماز کی عظیم قدر و منزلت کا علم ہے، اور نمازی کے گمان میں تھا کہ وہ شخص اس سے زیادہ قبلہ کے رخ کے متعلق علم رکھتا ہے، تو پھر اس پر کوئی گناہ نہیں، اور اس کی نماز صحیح ہو گی، اگرچہ جس طرف رخ کر کے وہ نماز ادا کر رہا ہے وہ غلط بھی ہو.

کیونکہ انسان جب تلاش کی کوشش اور جدوجہد کرے تو اس نے اپنے ذمہ واجب کو ادا کر دیا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

اپنی استطاعت کے مطابق اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرو التغابن (16).

مستقل فتوی کمیٹی کا فتوی ہے:

" جب نمازی قبلہ کا رخ تلاش کرنے کی کوشش اور جدوجہد کر کے نماز ادا کرے، اور پھر بعد میں اس کی تلاش کردہ سمت غلط نکلے تو اس کی نماز صحیح ہے "

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (6 / 314).

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتوی ہے:

" جب مؤمن شخص صحراء میں یا کسی ایسے علاقے میں جہاں قبلہ رخ مشتبہ ہو قبلہ رخ تلاش کرنے کی کوشش کرے اور جدوجہد کر کے اپنے اجتہاد کردہ رخ کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرے، اور نماز کے بعد معلوم ہو کہ اس نے قبلہ رخ کے علاوہ کسی اور طرف رخ کر کے نماز ادا کر لی ہے، تو جب یہ ظاہر ہو جائے کہ اس کا آخری اجتہاد پہلے سے زیادہ صحیح ہے تو دوسرے پر عمل کرےگا، اور اس کی پہلی نماز صحیح ہوگی، کیونکہ اس نے حق تلاش کرنے اور اجتہاد اور کوشش کے بعد ادا کی تھی "

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (10 / 421).

واللہ اعلم .